السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں کے بعض علماء اس شخص پر عیب لگاتے ہیں جو روزہ تو رکھتا ہے نماز نہیں پڑھتا، کیا نماز روزے میں داخل ہے؟ میں روزہ رکھتا ہوں اور میرا ارادہ یہ ہے کہ میں "باب الریان" (جنت کا وہ دروازہ جس سے روزے دار جنت میں داخل ہوں گے) سے داخل ہونے والوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤں جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ لوگ آپ پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ آپ روزہ رکھتے ہیں اور نماز نہیں پڑھتے، انھوں نے جو آپ پر عیب لگایا ہے وہ یہ عیب لگانے میں درست ہیں یہ اس لیے کہ بلاشبہ نماز اسلام کا ستون ہے اور اسلام نماز کے ساتھ ہی قائم ہوتا ہے، نماز کا تارک کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے اور اللہ تعالیٰ کا فر آدمی کا روزہ، صدقہ، حج اور دیگر نیک اعمال قبول نہیں فرماتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَما مَنَعَهُم أَن تُقبَلَ مِنهُم نَفَقـٰتُهُم إِلّا أَنَّهُم كَفَروا بِاللَّهِ وَبِرَسولِهِ وَلا يَأتونَ الصَّلوٰةَ إِلّا وَهُم كُسالىٰ وَلا يُنفِقونَ إِلّا وَهُم كـٰرِهونَ ٥٤ ... سورة التوبة

"کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں"

اس بنا پر اگر آپ روزہ رکھتے ہیں اور نماز ادا نہیں کرتے تو ہم آپ سے کہیں گے: بلاشبہ آپ کا روزہ باطل ہے، صحیح نہیں ہے، نہ اللہ کے ہاں تجھے کوئی فائدہ دے گا اور نہ ہی تجھے اللہ کے قریب کرے گا۔ اور جہاں تک آپ کے اس وہم کا تعلق ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے تو ہم آپ کو کہیں گے: آپ اس سلسلے میں وارد ہونے والی حدیث کو نہیں پہچانتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[عَن أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهم عَلَيهِ وَسَلَّم كَانَ يَقُولُ الصَّلَوَاتُ الخَمسُ وَالجُمُعَةُ إِلَى الجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَينَهُنَّ إِذَا اجتَنَبَ الكَبَائِرَ"[1]"

"پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سے رمضان تک کے کفارے کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے لیکن تم جو روزہ رکھتے ہو اور نماز نہیں پڑھتے تو نے کبیرہ گناہوں سے پرہیز نہیں کیا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی ترک نماز سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ بلکہ یقیناً ترک نماز کفر ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ کا روزہ آپ کے گناہوں کا کفارہ بنے! پس ترک نماز کفر ہے اور آپ کا روزہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

لہذا اے میرے بھائی! آپ پر لازم ہے کہ آپ اللہ کی جناب میں توبہ کریں اور اللہ نے جو آپ پر نماز فرض کی ہے اس کو ادا کریں اور پھر روزہ رکھیں کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے ہوئے فرمایا:

[فلیکن أول ماتدعوهم إلیہ شهادة أن لا إلہ إلا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان هم اجابوک لذلک فاعلمهم ان اللہ افترض علیهم خمس صلوات لکل یوم ولیلة الخ[2]))

"سب سے پہلے تو جس چیز کی طرف ان کی دعوت دے وہ یہ ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پس اگر وہ تیری یہ دعوت قبول کرلیں تو ان کو بتانا "کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔۔۔ الخ

(تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین کے بعد عمل کی دعوت کا آغاز نماز اور زکوۃ سے کیا۔) فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث (233)۔

[2] صحیح البخاری رقم الحدیث (1331) صحیح مسلم رقم الحدیث (19)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر288

محدث فتویٰ